اور مربوط انداز میں پیش کیے گئے ہیں۔ نظرِثانی، حوالہ جات کے اضافوں اور قرآنی آیات کی تصحیح کا اہتمام سیدعزیزالرحمٰن صاحب نے کیا ہے۔ یہ آٹھ اہم عنوانات پر مصنف کی عام فہم گفتگو ہے۔ قرآنِ مجید کے ناموں کی معنویت، موضوعاتِ قرآنی، قرآنِ حکیم تھوڑا تھوڑا کیوں نازل ہوا؟ نزولِ وحی کی کیفیت کیا تھی؟ حفاظتِ قرآن کیونکر ممکن ہوئی؟ قرآنِ مجید کی ترتیب کس طرح ہوئی؟ اور تدوینِ قرآن کے مراحل کیا تھے؟ مصنف نے سب کچھ، قرآن اور حدیث کی اسناد کے ساتھ اور اس مختصر و جامع اور عمدہ انداز میں سمجھایا ہے کہ قاری پوری طرح مطمئن ہوجاتا ہے۔]

◉ **آسان لغات القرآن**، جمیل الرحمٰن۔ ناشر: صوت الایمان، ۶-نورچیمبر، بنگالی گلی، گنپت روڈ، لاہور۔ فون: ۰۳۴۴-۴۱۵۷۷۴۵۔ صفحات: ۱۶۰۔ ہدیہ: ۲۰۰ روپے۔ [عام افراد کی قرآن فہمی کے لیے یہ لغت مرتب کی گئی ہے۔ قرآن کے الفاظ 'الف' سے 'ی' تک پارہ وار درج کیے گئے ہیں۔ قاری کو جب ضرورت ہو الفاظ کے معنی حروفِ تہجی کے مطابق بآسانی معلوم کرسکتا ہے۔ قرآن فہمی کے لیے عام فہم اور مختصر لغت۔]

◉ **تحسین القرآن**، تالیف: ابوعبداللہ عارف علوی۔ ملنے کا پتا: طیبہ بک سنٹر، بڑا بازار، صدر راولپنڈی۔ فون: ۰۵۱-۵۵۶۳۷۰۵۔ صفحات: ۷۸۔ ہدیہ: ۵۰ روپے۔ [یہ قاعدہ حروفِ تہجی کے مخارج اور ان کی خصوصیات کے ساتھ قرآنِ مجید کی مثالوں کے ذریعے تلفظ کی درستی کی طرف رہنمائی کرتا ہے، تاکہ دورانِ تلاوت لحن جلی، یعنی واضح غلطی سے اجتناب کیا جاسکے۔ تجوید کے ضروری قواعد کو اختصار سے مرتب کیا گیا ہے۔]

◉ **المحصنات**، جامعۃ المحصنات کا ششماہی نیوز لیٹر، مدیرہ: صائمہ افتخار۔ پتا: جامعۃ المحصنات، R-8، بلاک ۸، ایف بی ایریا کراچی۔ [نیوز لیٹر بہت دیکھے ہیں لیکن اتنا جاذبِ نظر کم ہی دیکھا ہے۔ عہدے داروں کی تصاویر کی بھرمار بھی نہیں ہے جس سے تحریکی اداروں کے نیوز لیٹر بھی بچے ہوئے نہیں ہیں۔ ادارے کی سرگرمیوں کا متوازن تذکرہ۔ مختلف جامعات کا ذکر آجاتا ہے۔ تدریب المعلمات کی متاثر کرنے والے پروگرام کی رپورٹ، الیکٹرانک نیوز لیٹر کی خبر، غرض ۲۲ صفحات میں المحصنات کی سرگرمیوں کا مکمل تعارف۔ تعاون کا جذبہ اُبھارنے والا۔ اداریے کے یہ الفاظ مدیرہ کی پختگی فکر کے آئینہ دار ہیں: ''ہماری عقلی قوتیں معطل ہیں کیونکہ ہم تقلید کرتے ہیں اجتہاد نہیں کرتے، روایت سے کام لیتے ہیں تجدید نہیں کرتے، نقل کرتے ہیں ایجاد نہیں کرتے، حفظ کرکے رٹے لگاتے ہیں تفکر و تدبر نہیں کرتے، دوسروں کے افکار نافذ کرتے ہیں خود نہیں سوچتے۔ لہٰذا سوچیں، تفکر و تدبر کریں۔ اپنے لیے عمل کی راہیں نکالیں، جو اُمت وسط کے لیے نویدِ انقلاب ہوں اور راہِ نجات بھی!'']